

## بنی اسرائیل مصر میں

زیرِ نظر مضمون میں خود بائبل ہی سے نیز اعداد و شمار کی روشنی میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بائبل ایک تحریف شدہ کتاب ہے۔ (ادارہ)

**یعقوب سے اسرائیل** | حضرت یعقوب علیہ السلام سے متعلق بائبل مقدس میں لکھا ہے کہ ”وہ اپنی توانائی کے ایام میں خدا سے کشتی لڑا“ (ہوسیح ۱۲: ۳) عربی بائبل میں ہے ”بِقُوْتِهِ جَاهَدًا مَعَ اللَّهِ“ گور مکھی بائبل کی عبارت اس طرح ہے ”اپنی جوانی وچ پریشتر نال گھلیا“  $\text{מִן הַיָּמִים הַהֵם אֲנִי מֵלָחָם בְּעִבְרִית}$  ”تیرا نام کیا ہے؟ اُس نے جواب دیا ”یعقوب، اُس نے کہا کہ تیرا نام آگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل ہوگا، کیوں کہ تو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا“ (پیدائش ۳۲: ۲۴ تا ۲۸) یہی عبارت گور مکھی بائبل میں اس طرح ہے ” $\text{וְעַתָּה אֲנִי אֵלֶיךָ בָּא וְעַתָּה אֲנִי אֵלֶיךָ בָּא}$ “

”توں پریشتر نال منکھا نال جڈھ کر کے جت گیا ہیں“ فارسی بائبل میں ہے ”مجاہد کر دی و نصرت یافتی“ یعنی کشتی لڑ کر فتح حاصل کی، عربی بائبل میں ہے ”جَاهَدَات مَعَ اللَّهِ وَالنَّاسِ قَدَارَت“ یعنی مجاہدہ کر کے انسانوں اور اللہ پر قادر ہوا۔ جس جگہ یعقوب نے خدا کے ساتھ جنگ کر کے فتح حاصل کی ”یعقوب نے اس جگہ کا نام فنی آیل رکھا اور کہا کہ میں نے خدا کو رو بہ رو دیکھا“ (پیدائش ۳۲: ۳۰) یعقوب کے خدا کو دیکھ لینے پر قارئین کو حیران نہیں ہونا چاہیے کیوں کہ خدائے بائبل کو دیکھ لینا اُس سے کشتی کرنا، بات چیت کرنا، بائبل مقدس سے ثابت ہے، چنانچہ ملاحظہ ہو پیدائش ۲: ۸ تا ۱۰، ۱۸: ۱، ۳۳: ۱، ۳۱: ۱۳، ۳۲: ۳۰، ۳۳: ۱۰، ۳۸:

۲ خروج ۳: ۶ گنتی ۲۵: ۲۶ و استثناء ۵: ۲۴ مکاشفہ ۴: ۲ تا ۵: ۲۹ سہول ۲۲

۱۱: زبور ۸۰: ۱-۲ - سلاطین ۱۹: ۱۵، علاوہ ازیں خدائے بائبل کو کھایا اور پیا بھی جاسکتا ہے

جیسا کہ بائبل میں ہے کہ ”انھوں نے خدا کو دیکھا اور کھایا اور پیا“ (خروج ۲۴: ۱۰، اتا ۱۱) یعنی خدا بیک وقت کھانا بھی ہے اور مشروب بھی۔ مسیحی اُمت ابھی تک عشاءے ربانی کی محافل میں خداوند مسیح کو کھاتی اور پیتی ہے۔ اب قارئین پر خوب واضح ہو گیا کہ یعقوب کا نام اسرائیل کیوں رکھا گیا؟ یعنی خدا کو کشتی میں شکست دینے کی وجہ سے۔

پیدائش ۴۶: ۲۷ تا ۲۸ کے مطابق مصر میں  
**بنی اسرائیل کی مصر میں آمد تک تعداد**

آمد کے وقت یعقوب سمیت بنی اسرائیل کی تعداد ستر تھی، حضرت یعقوب کے کل بارہ ۱۲ بیٹے تھے، جو کہ آپ کی دو بیویوں لیاہ اور راحل اور دو لونڈیوں زلفہ اور بلہاہ سے پیدا ہوئے۔ ”لیاہ کے بیٹے یہ تھے۔ رُوبن یعقوب کا پہلوٹھا اور شمعون اور لاوی اور یہوداہ اور اشکار اور زبولون، اور راحل کے بیٹے یوسف اور بنیامین تھے اور راحل کی لونڈی بلہاہ کے بیٹے دان اور نفتالی تھے، اور لیاہ کی لونڈی زلفہ کے بیٹے جد اور آشر تھے“ (پیدائش ۳۵: ۲۳ تا ۲۶) پیدائش ۴۶: ۲۷ تا ۲۸ میں یعقوب کے ۱۲ بیٹوں کی تمام اولاد کے نام درج ہیں، یعقوب اور بیٹی دینہ کو بلا کر کل تعداد ستر بنتی ہے۔ خروج ۱: ۵ میں لکھا ہے: ”سب جانیں جو یعقوب کے صلب سے پیدا ہوئیں ستر تھیں“ (واضح ہو کہ یہاں یعقوب کو شمار نہیں کیا گیا) اگر یعقوب کو بھی شامل کر لیا جائے تو تعداد ۷۱ ہو جاتی ہے، لیکن اگر ہم انجیل شریف کا مطالعہ کریں تو تعداد میں مزید اضافہ ہو جاتا ہے، چنانچہ لکھا ہے: ”یوسف نے اپنے باپ یعقوب اور سارے گننے کو جو پچھتر تھیں، بلا بھیجا۔“ (اعمال ۷: ۱۴) انجیل کی اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یوسف اور اس کے دونوں بیٹوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو تعداد ۷۵ = ۳ + ۷۲ = ۷۵ جانیں بنتی ہیں۔

توریت کے مطابق بنیامین کے دس بیٹوں کو شامل کر کے بنی اسرائیل  
**تعداد بنیامین**

کی کل تعداد ۷۰ بنتی ہے (پیدائش ۴۶: ۲۱) لیکن ۱- تواریخ ۸: ۲۱ کے مطابق بنیامین کے بیٹوں کی تعداد پانچ عدد ہے، یوں بنی اسرائیل کی تعداد ۷۰ سے بھی کم ہو کہ ۷۰ - ۵ = ۶۵ رہ جاتی ہے۔ تعداد میں مزید کمی ہوتی ہے جب ہم ۱- تواریخ ۷: ۶ میں بنیامین کے بیٹوں کی کل تعداد صرف تین دیکھتے ہیں۔ یوں مصر میں آمد کے وقت بنی اسرائیل کی کل تعداد صرف ۷۰ - ۷ = ۶۳ بنتی ہے۔ اب تکلیف معلوم بنی اسرائیل کی کل تعداد ۶۳ تھی یا ۶۵ یا ۷۰ یا ۷۱ یا ۷۲؟ شاید کوئی مسیحی رُوح القدس خداوند سے ہدایت پا کر صحیح تعداد بتا سکے!

خدا نے ابرہام سے کہا ”یقین جان کہ تیری نسل کے لوگ ایسے ملک میں، جوان کا نہیں، پروردیسی ہوں گے۔ اور وہاں کے لوگوں

**مَدَّتِ قِيَامِ دَرْمَصْر**

کی غلامی کریں گے اور وہ چار سو برس تک اُن کو دکھ دیں گے“ (پیدائش ۱۵: ۱۳) لیکن نسوس کہ نبی اسرائیل کو خدا کے وعدے سے تیس برس زیادہ مصریوں کی غلامی کرنی پڑی، جیسا کہ بائبل مقدس میں ہے: ”بنی اسرائیل کو مصر میں بُود و باش کرتے ہوئے چار سو تیس برس ہوئے تھے اور اُن چار سو تیس برسوں کے گزر جانے پر ٹھیک اُسی روز خداوند کا سارا لشکر ملکِ مصر سے نکل گیا“ (خروج ۱۲: ۴۰ و ۴۱)۔

۴۲۰

”جس عہد کی خدا نے پہلے سے تصدیق کی تھی، اس کو شریعت چار سو تیس برس کے بعد آکر باطل نہیں کر سکتی کہ وعدہ لا حاصل ہو۔ کیوں کہ اگر میراث شریعت کے سبب سے ملی ہے تو وعدہ کے سبب سے نہ ہوئی، مگر ابرہام کو خدا نے وعدہ ہی کی راہ سے بخشی“ (گلتیوں ۳: ۱۶ تا ۱۸) ثابت ہوا کہ بمطابق انجیل وعدہ برکت سے نزولِ توریت تک ۲۳۰ برس کا عرصہ ہے۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ وعدہ برکت سے مہر میں آمد تک کتنا عرصہ ہے؟

اور خداوند نے ابرہام سے کہا کہ تو اپنے وطن اور اپنے ناتنے داروں کے بیچ سے اور اپنے باپ کے گھر سے نکل کر اُس ملک میں جا جو میں تجھے دکھاؤں گا، اور میں تجھے ایک بڑی قوم بناؤں گا اور برکت دوں گا اور نیرانا نام سرفراز کروں گا سو تو باعثِ برکت ہو۔ جو تجھے مبارک کہیں اُن کو میں برکت دوں گا اور جو تجھ پر لعنت کرے اُس پر لعنت کروں گا اور زمین کے سب قبیلے تیرے وسیلے سے برکت پائیں گے۔

**وَعْدَةُ بَرَكَةٍ**

(پیدائش ۱۲: ۳ تا ۵) وعدہ برکت کے وقت ابراہیم کی عمر ۷۵ برس تھی (ایضاً ۱۲: ۴) ولادتِ اسحاق کے وقت آپ کی عمر سو برس تھی (ایضاً ۲۱: ۵) یعنی وعدہ برکت سے ولادتِ اسحاق تک ۱۰۰ - ۷۵ = ۲۵ برس بنتے ہیں۔ ولادتِ اسحاق سے ولادتِ یعقوب تک ۶۰ برس کا عرصہ ہے (ایضاً ۲۵: ۲۶) یعنی وعدہ برکت سے ولادتِ یعقوب تک ۲۵ + ۶۰ = ۸۵ برس ہوئے، اور مہر میں نبی اسرائیل کی آمد کے وقت حضرت یعقوب علیہ السلام کی عمر ۱۳۰ برس تھی (پیدائش ۴: ۹) یعنی وعدہ سے مہر میں آمد تک ۲۵ + ۶۰ + ۱۳۰ = ۲۱۵ برس بنتے ہیں۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ انجیل کی رو سے وعدہ برکت سے نزولِ توریت تک

۲۳۰ برس کا عرصہ ہے (ظہیوں ۳: ۱۶ تا ۱۸) تورات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ نزولِ تورات کا سلسلہ بنی اسرائیل کے مصر سے خروج کے کافی عرصہ بعد شروع ہوا۔ بفرض مجال اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ خروج کے روز ہی شریعت کا نزول بھی ہو گیا تھا، تب بھی تورات و انجیل کے مشترکہ بیانات کی رُو سے مصر میں بنی اسرائیل کے قیام کی مدت ۲۳۰-۲۱۵=۲۱۵ برس بنتی ہے۔

## عمرام و یوبکہ

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے والد کا نام عمّام اور والدہ کا نام یوبکہ تھا (خروج ۶: ۲۰) یوبکہ یعقوب کے بیٹے لاوی کی بیٹی تھی جو مصر میں آمد کے بالکل تھوڑا عرصہ بعد پیدا ہوئی تھی (گنتی ۱۶: ۵۹) گو کہ بائبل میں یہ تصریح نہیں کہ یوبکہ کی پیدائش مصر میں آمد کے لتنی دیر بعد ہوئی، لیکن تورات کے بنظر عینق مطالعہ سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یوبکہ اور عمرام کی پیدائش مصر میں آمد کے بعد جلد ہی ہو گئی تھی، کیوں کہ یوسف کے بیچے جانے سے کافی عرصہ قبل جب دینہ کی بے حرمتی کی گئی (پیدائش ۳۴: ۳) تو شمعون اور لاوی نے اس طرح بدلہ لیا کہ شمعون اور لاوی اپنی اپنی تلوار لے کر ناگہاں شہر پرہ آپڑے اور سب مردوں کو قتل کیا اور حمور اور اُس کے بیٹے سک کو بھی تلوار سے قتل کر ڈالا اور سک کے گھر سے دینہ کو نکال لے گئے اور یعقوب کے بیٹے مقتولوں پر آئے اور شہر کو لوٹا اُس لیے کہ انھوں نے اُن کی بہن کو بے حرمت کیا تھا، انھوں نے اُن کی بھیڑ بکریاں اور گائے بیل اور گدھے اور جو کچھ شہر اور کھیت میں تھا، لے لیا اور اُن کی سب دولت لوٹی اور اُن کے بچوں اور بیویوں کو اسیر کر لیا اور جو کچھ گھر میں تھا سب لوٹ کھسوٹ کر لے گئے۔ (پیدائش ۳۴: ۲۵ تا ۲۹) صرف دو آدمیوا، کا پورے شہر کو بلیا میٹ کر دینا کھینٹوں کو اجاڑ دینا اتنی بڑی لوٹ کھسوٹ کہ کے بچوں اور عورتوں کو اسیر کر لینا اس امر پر دال ہے کہ شمعون اور لاوی اُس وقت بچے نہیں تھے بلکہ زہر دست طاقت کے مالک جوان تھے اور عورتوں کو اسیر کرنا اُن کے شادی شدہ ہونے پر دلالت کرتا ہے۔ اغلب یہ شمعون اور لاوی اُس وقت صاحبِ اولاد تھے، کیونکہ اُن کی سب سے چھوٹی بہن دینہ بھی اُس وقت پوری جوان تھی، حمور کے بیٹے سک کی دینہ سے عشقیہ بیٹھی بیٹھی باتیں دینہ کے جوان ہونے پر دال ہیں (ایضاً ۳۴: ۳) اس لیے کئی گنا بڑا بھائی لاوی تو ضرور اس وقت بال بچوں والا ہوگا۔ اس واقعہ کے کافی عرصہ بعد بنیائین کی پیدائش رافیل کی وفات ہوئی (ایضاً ۳۵: ۱۸ و ۱۹) پھر اس کے دیر بعد روبن کا اپنی ماں کے ساتھ زنا کا واقعہ پیش آیا (پیدائش ۳۵: ۲۲) اس کے کافی عرصہ بعد یوسف کو فروخت کیا

گیارہواں (۲۸ تا ۳۶) اس کے بعد لاوی کے چھوٹے بھائی یہوداہ نے عدلامی حیرہ کی مدد سے شوع کنعانی کی بیٹی سے بیاہ لیا (ایضاً ۳۸ : ۱۰) پھر یکے بعد دیگرے یہوداہ کے تین بیٹے مائیکہ اور انان مائیکہ پیدا ہوئے، اغلب ہے کہ لاوی اس وقت تک بوڑھا ہونے کے قریب فریب ہو گا اس کے کافی عرصہ بعد عیروجان ہوا اور اس کی شادی یسوع مسیح کی مشہور دادی مہر سے ہوئی (پیدائش ۲۸ : ۶، متی ۱ : ۳، روت ۴ : ۱۲) پھر مائیکہ یسوع ہوئی تو اسے اور انان سے بیاہ دیا گیا پھر کافی عرصہ بعد اور انان بھی مر گیا اس وقت تک سیکہ نابالغ تھا، جب سیکہ بالغ ہوا تو مہر نے اپنے شہر یہوداہ سے زنا کر دیا اور فارس کو جنم دیا (پیدائش ۳۸ : ۱۳ تا ۲۰) اس وقت تک یہوداہ کے دو بیٹے جوان ہو کر مر چکے تھے اور تیسرا سیکہ عیروجان کی موت کے وقت ابھی بچہ تھا (ایضاً ۳۸ : ۱۱) وہ بھی جوان ہو چکا تھا، لہذا ضروری امر ہے کہ لاوی کے بیٹے مائیکہ اور انان کے مائیکہ اور انان سے بہت دیر پہلے شادی شدہ تھا۔ اغلب ہے کہ فارس کی پیدائش تک قہات ضروری جوان بلکہ شادی شدہ ہو گا اور لاوی بوڑھا ہو چکا ہو گا، چنانچہ اس بھی مل کر جوان ہوا شادی شدہ ہوا پھر یکے بعد دیگرے دو بیٹے حہرون اور محول پیدا ہوئے (پیدائش ۴۶ : ۱۲)

مہر میں آمد کے وقت یہ حہرون اور محول بعقوبت کے ساتھ تھے، یعنی بھرت مہر کے وقت تک لاوی خوب بوڑھا ہو چکا تھا، اس لیے گمان غالب یہی ہے کہ بوڑھے لاوی سے مہر کی والدہ یو کبہ کی پیدائش مہر میں آمد کے بعد جلد ہی ہوئی ہوگی (گنتی ۲۶ : ۵۹) قہات جو کہ عیروجان سے بھی بڑا تھا مہر میں آمد کے وقت ادھیڑ عمر ہو گا، کنعان سے مصر آنے والے بنی اسرائیل میں قہات کے بیٹے عمّام کا کوئی ذکر نہیں اس لیے ظاہر ہے کہ عمّام میں اپنی چھوٹی یو کبہ کا ہم عمر تھا، یعنی عمّام اور یو کبہ کنعان سے مصر بھرت والے سال پیدا ہوئے۔ اس طرح اگر مہر میں بنی اسرائیل کے قیام کی مدت ۲۳ برس تسلیم کر لی جائے (خروج ۱۲ : ۴۰) تو مہر میں ولادت کے وقت عمّام اور یو کبہ کی عمر ۲۵ برس ماننی پڑے گی کیونکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ۸۰ برس کے تھے جب بنی اسرائیل نے مہر سے خروج کیا (خروج ۴ : ۲۷) حالانکہ بائبل سے ثابت ہے کہ عمّام کی کل عمر ۱۲۷ برس تھی (خروج ۶ : ۲۰) اور اگر مہر میں بنی اسرائیل کا قیام ۲۱۵ برس تسلیم کر لیا جائے (جیسا کہ بائبل

گلیتوں ۲: ۱۶ تا ۱۸ سے ثابت ہے، تو ولادتِ موسیٰ کے وقت عمام اور یوکید کی ۶۰ - ۲۱۵۔  
 ۸۰ = ۱۳۵ برس بنتی ہے، جو کہ بائبل ناقابلِ قبول بات سے کیونکہ بائبل کے مطابق ۷۰  
 برس کی عورت اس قابل نہیں ہوتی کہ اُس کے اوماد ہو: پیدائش (۱۸: ۱۱) پہ جانے کو ۱۳۵  
 برس کی عورت، جو کہ نہ دیکھ سکتی ہو نہ سُن سکتی ہو، نہ چل پھر سکتی ہو۔ بس لیٹی رہے اور  
 سانس چلتا رہے، ایسی عورت سے اولاد کی امید رکھنا کم از کم اپنی عقل سے باہر ہے  
 اس لیے ماننا پڑے گا کہ ولادتِ موسیٰ کے وقت یوکید جوان عورت تھی زیادہ سے  
 زیادہ ۵۰ برس کی۔

پادری رس ارون کی تحقیق

مفسر پادری رس ارون صاحب کی تحقیق کے مطابق  
 حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولادت حضرت یوسف

علیہ السلام کی وفات کے ۶۲ برس بعد ہوئی، حضرت یوسف کی وفات آمد بنی اسرائیل کے سفر  
 میں قیام کی مدت ۷۰ برس تھی، کیونکہ حضرت یوسف کی ولادت کے وقت حضرت یعقوب  
 کی عمر ۹۰ برس تھی (قاموس المکتب صفحہ ۱۱۷۲، کالم ۵ سطر آخری تا صفحہ ۱۱۷۳) اور مہر میں آمد  
 کے وقت حضرت یعقوب کی عمر ۱۲۰ برس تھی (پیدائش - ۴: ۹) یعنی مہر میں بنی اسرائیل کی آمد  
 کے وقت یوسف کی عمر ۱۳۰ - ۹۰ = ۴۰ برس تھی، یوسف کی کل عمر ۱۱۰ برس ہوئی (ایضاً ۵:  
 ۲۶) یعنی یوسف کی وفات تک مہر میں بنی اسرائیل کے قیام کی مدت ۱۱۰ - ۴۰ = ۷۰  
 برس بنتی ہے، لہذا ولادتِ موسیٰ تک مہر میں قیام کا عرصہ ۷۰ + ۶۲ = ۱۳۲ برس  
 بنتا ہے۔ خروج کے وقت چونکہ موسیٰ کی عمر ۸۰ برس تھی، اس لیے مہر میں آمد سے  
 خروج تک ۱۳۲ + ۸۰ = ۲۱۲ برس کا عرصہ ہے۔

ولادتِ موسیٰ علیہ السلام

بائبل گواہ ہے کہ موسیٰ کی ولادت کے وقت  
 آپ کی والدہ محترمہ جوان تھیں، تبھی تو آپ فرعون

کے گھر میں دایہ کے فرائض سرانجام دینی تھیں (پیدائش ۲: ۹ تا ۹) اغلب ہے کہ اُس  
 وقت یوکید کی عمر زیادہ سے زیادہ ۶۰ برس ہوگی، کیونکہ بائبل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا  
 ہے کہ جب موسیٰ جوان ہو گئے تو آپ کی والدہ محترمہ یوکید بنتِ لادی آپ کو فرعون کی بیٹی  
 کے پاس لانی تھیں (ایضاً ۲: ۱۰) اگر ولادتِ موسیٰ کے وقت یوکید کی عمر ۶۰ برس  
 بھی تسلیم کر لی جائے تو مہر میں بنی اسرائیل کے قیام کی مدت ۴۰ + ۸۰ = ۱۲۰ برس بنتی ہے۔

مصر میں آمد کے وقت تعداد بنی اسرائیل اگر ۷۰  
 بوقت خروج تعداد بنی اسرائیل تسلیم کریں (پیدائش ۴۶: ۲۷) اور برہنیل

۱۳ بعد تعداد دگنی ہو جاتی ہے، تو ۱۴۰ برسوں میں یعنی خروج کے وقت بنی اسرائیل کی تعداد  
 سب بڑے چھوٹے شامل کر کے چند سینکڑوں سے نہیں بڑھ سکتی۔ حالانکہ بنی اسرائیل میں  
 پیدائش کی رفتار بہت ہی سست تھی، جیسا کہ آپ نے اوپر ملاحظہ فرمایا کہ ۱۲۰ برسوں میں  
 قہات سے عرام اور عرام سے موسیٰ تک نسل بڑھ سکی اور اگر خروج ۱۲: ۴۰ء کے مطابق  
 ۴۳ برسوں میں آبادی کی رفتار یہ سمجھی جائے کہ یوکتہ سے موسیٰ تک نسل بڑھ سکے تو ۱۲۰  
 برسوں میں بنی اسرائیل کی تعداد اور بھی کم ماننی پڑے گی۔ اندر اس حالات کہ بنی اسرائیل کے  
 بچوں کو توار دیا جاتا تھا اور بچیاں زندہ رکھی جاتی تھیں (خروج ۱: ۱۶) اور ہر مہری کو یہ  
 حق حاصل تھا کہ وہ بنی اسرائیل کے نومولود بچوں کو بے فکر ہو کر قتل کر دے (ایضاً ۱: ۲۲)  
 اسی لیے یوکتہ نے اپنے بیٹے موسیٰ کو بڑی مشکل سے صرف تین ماہ تک چھپائے رکھا۔  
 (ایضاً ۲: ۳ تا ۳) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مصر سے خروج تک قتل معصوماں کا عمل روکا  
 نہیں گیا تھا، کیونکہ بائبل مقدس سے اس قتال کے روکے جانے کا کوئی ثبوت نہیں ملتا۔  
 جب بنی اسرائیل نے علم بغاوت بلند کیا تو مصریوں کی طرف سے بنی اسرائیل کی نسل کشی کا  
 کام مزید تیز ہو گیا (خروج ۵: ۲۱) یعنی نومولود بچوں کے ساتھ ساتھ اب بزرگوں کے  
 سروں پر بھی شمشیر فرعون برسنے لگی تھی۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ خروج کے وقت بنی  
 اسرائیل کی تعداد بہت ہی قلیل تھی، یہی وجہ ہے کہ بنی اسرائیل کے لیے صرف اور صرف ایماں  
 کافی تھیں (ایضاً ۱: ۱۶) اگر بنی اسرائیل کی تعداد ہزاروں ہوتی تو ان کے لیے دو دایاں  
 نا کافی تھیں اور ایک ہی رات میں اپنے تمام مال اسباب اور مویشیوں سمیت بحر قزح کو  
 عبور نہ کر سکتے تھے۔ ظاہر ہے وہ بہت ہی تھوڑے تھے، حضرت موسیٰ کی تقاریر تمام بنی اسرائیل  
 بڑی آسانی سے سن سکتے تھے (استثناء ۲۳: ۴۶ تا ۵: ۲) وہ اتنے تھوڑے سے  
 تھے کہ مارہ کے مقام پر ان کی پیاس بجھانے کے لیے ایک چشمہ بھی زیادہ تھا (خروج ۱۶: ۲۲)  
 تا ۲۵) اور کھجور کے صرف ستر درخت بھی ان کی خوراک سے کہیں زیادہ تھے کہ وہ کھجوریں کھا کھا  
 کرتے گئے تو گوشت اور روٹیاں یاد کرنے لگے (ایضاً ۱۶: ۳ تا ۱۷) اگر بنی اسرائیل ہزاروں  
 ہوتے تو کھجور کے صرف ستر درخت دو تین روز تک بھی ان کی بھوک نہ مٹا سکتے تھے اور بنی اسرائیل

کھجوروں کے ساتھ ساتھ درختوں کے پتے تک کھا جاتے، پھر بھی ستر درخت بہت تھوٹے  
 تھے۔ لیکن بائبل ہمیں بتاتی ہے کہ تمام بنی اسرائیل ایک طویل عرصہ تک ان ستر درختوں  
 سے اپنی بھوک مٹاتے رہے حتیٰ کہ وہ کھجوریں کھا کھا کر تنگ آ گئے لیکن کھجوریں ختم نہ  
 ہوئیں اور بنی اسرائیل اب مزید کھجوریں کھانا فرعون کی غلامی سے بھی کمتر تحیر اور زنجلیف  
 کا باعث سمجھنے لگے (خروج ۱۶: ۱ تا ۳۱)

لیکن بائبل مقدس بنی اسرائیل کی جو تعداد بتاتی ہے وہ یوں ہے کہ: "۲۰ برس اور اس  
 سے اوپر عمر والے جنگی مردوں کی تعداد ۶۰۳۵۵۰ یعنی چھ لاکھ تین ہزار پانچ سو پچاس گنتی  
 (۴۶: ۱) ایک ماہ اور اس سے زیادہ عمر کے کل اسرائیلی پہلوٹھوں کی تعداد ۲۲۲۴۳ (ایضاً: ۳۹: ۳۰)  
 ایک ماہ اور اس سے اوپر کے سارے بنی لاوی ۲۲۰۰۰ (ایضاً: ۳۹: ۳۰) حالانکہ بنی  
 لاوی کا اصل شمارہ ۲۲۳۰۰ بنتا ہے، ملاحظہ ہو "بنی جیرسون کی تعداد ۵۰۰ (گنتی: ۲۲: ۲۲)  
 بنی قہات کی تعداد ۸۶۰۰ (ایضاً: ۲۸: ۲۸) بنی مراری ۶۲۰۰ (ایضاً: ۳۴: ۳۴) اب ان کو جمع کریں تو تعداد  
 ۶۲۰۰ + ۸۶۰۰ + ۵۰۰ = ۲۲۳۰۰ بنتی ہے۔"

میں ۲۰ برس اور ۲۰ برس سے اوپر کے جنگی مردوں کی تعداد اگر ۶۰۳۵۵۰ تسلیم کر لی جائے  
 تو عورتوں بڑھوں اور بچوں کو شامل کر کے ان کی تعداد بیس لاکھ سے بھی تجاوز کر جاتی ہے۔  
 مشہور مسیحی مفسر "دیرن سی جونس صاحب" لکھتے ہیں "یہ کوئی ۲۰ سے نیس لاکھ افراد پر مشتمل تھے"  
 (بائبل کی تفسیر پیدائش تا گنتی جلد ۱ صفحہ ۱۶۹) مترجم جیک سوئیل ناشر مسیحی اشاعت خانہ ۳۶  
 فیروز پور روڈ لاہور) صرف ستر مردوزن کی تعداد ۴۲۰ برسوں میں بھی بڑھ کر ۲۰ سے ۳۰  
 لاکھ تک نہیں ہو سکتی، چہ جائیکہ ۲۱۵ برس بلکہ صرف ۱۲۰ برسوں میں آبادی اتنی بڑھ جائے۔  
 پادری جی۔ ٹی۔ مینسلی صاحب لکھتے ہیں:

ہم اس اندازے پر پہنچتے ہیں کہ کل بنی اسرائیل قریباً بیس لاکھ کے لگ بھگ تھے۔ کہا  
 جاتا ہے کہ یہ شمارہ ناقابل یقین اور غلط ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ایک مشکل معرکہ معلوم ہوتا  
 ہے مثلاً لایوں کا شمارہ بائیس ہزار (۳: ۲۱-۲۹) اور پہلوٹھوں کا بائیس ہزار دو سو  
 تہتر دیا گیا ہے۔ (۳: ۳۳)

غالباً ویٹنر (WIENER) کی تشریح زیادہ قابل قبول ہے کہ: "شاید جب کاتبوں  
 نے ان اعداد کو نقل کیا تو کچھ غلطی واقع ہو گئی" (ہماری کتب مقدسہ صفحہ ۲۰۵) غور فرمائیں کہ

دبیر جیسا مسیحی مفسر و سکالر بائبل میں غلطی کا اعتراف کر رہا ہے، اور پادری جی۔ ٹی۔ میلی جیسا پایہ کا عالم اس کی تائید کر رہا ہے۔ کیونکہ صاف ظاہر ہے کہ ۳۰ لاکھ آدمی اپنے لاکھوں موشیوں بھینٹ بکریوں گھوڑوں گدھوں اور اونٹوں سمیت کھجور کے صرف ستتر درختوں کے سہارے اتنے لوہیل عرصہ تک زندہ نذرہ نہ کر سکتے تھے۔ ظاہر ہے کہ وہ بہت ہی تھوڑے سے تھے، جیسا کہ بڑے بڑے مسیحی علماء و فضلاء نے بھی تسلیم کیا ہے کہ ”یہ عہد غالباً ایک ہزار سے خاتم کم ان لوگوں کے اس گرو، سے شروع ہوا، جنہوں نے موشی کی ہمرابی میں مصر سے خروج کیا۔“ (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا ۵: ۲۲۸) بحوالہ یہودیت و مسیحیت از ڈاکٹر احسان الحق (رانا، ص ۱۲۵)

بنی اسرائیل کی تعداد بیان کرتے وقت انتہائی مبالغہ سے کام لیا گیا ہے جیسا کہ پادری ایف ایس خیر اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ بنی اسرائیل کی تعداد: ”تقریباً تیس لاکھ افراد پر مشتمل تھی۔“ (قاموس الکتب صفحہ نمبر ۴۹) لیکن جب ہم بائبل مقدس کا بغور مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہو جاتا ہے کہ بنی اسرائیل خروج کے وقت تعداد میں بہت ہی تھوڑے تھے۔ حضرت موسیٰؑ جو مکہ بنی قہات سے تھے اس لیے ہم بیان فقط بنی قہات کی تعداد پر بحث کریں گے۔

## بنی قہات کی تعداد

ہم اوپر ثابت کر چکے ہیں کہ مسیحی آمد کے وقت قہات ادھیڑ عمر کا تھا اور عمر آرم کی پیدائش مسیح آمد کے فوراً بعد ہوئی تھی۔ عمر آرم کے بعد قہات کے تین بیٹے اور بھی ہوئے، یعنی قہات کے کل چار بیٹے تھے:

(۱) عمر آرم (۲) اضمہار (۳) جرون (۴) عزریل (خروج ۶: ۱۸) سب سے بڑے بیٹے عمر آرم کی اولاد میں (۱) ہارون (۲) مریم (۳) موسیٰ یعنی کل تین جاہل تھیں۔ ہارون کے بیٹوں کی تعداد ۴ ہے، یعنی (۱) ندب (۲) ایہود (۳) الیعزر (۴) اتمر (خروج ۶: ۲۳)

ہارون کا بیٹا الیعزر ایک بیٹے فیخاس کا باب تھا (ایضاً آیت ۲۵) حضرت موسیٰؑ کے دو بیٹے تھے، جو کہ خروج کے بعد آپ سے ملے تھے (۱) جیسر سوم (۲) الیعزر (خروج ۱۸: ۳) ہارون اور یوکیدنا بنی خروج سے قبل ہی فوت ہو چکے تھے، لہذا بنی قہات میں سے بنی عمر آرم کی تعداد  $۲ + ۲ + ۱ = ۵$  بنتی ہے۔ عمر آرم کے دوسرے بھائی اضمہار کے کل تین بیٹے (۱) قورح (۲) نفح (۳) زکری، تھے (خروج ۶: ۲۱) قورح کے تین بیٹے (۱) اسیر (۲) القنہ (۳) یاسف تھے (ایضاً آیت ۲۴) اسی قورح نے موسیٰؑ

کے خلاف بغاوت کی تھی (گنتی باب ۱۶ = ۲۶: ۹-۱۱، ۲۷: ۲۷-۲۸: ۱۱) قورح اور اس کے ساتھیوں کو زمین نے نکل لیا لیکن اس کے بیٹے بچے رہے (گنتی ۲۶: ۱۰-۱۱) اضہار کے بیٹوں نفع آور نہ گزرتی کی اولاد کا تذکرہ خروج کرنے والوں میں نہیں ہے۔ خروج کے وقت اگر اضہار کو زندہ بھی تسلیم کر لیا جائے تو بنی اضہار کی کل تعداد  $۱ + ۳ + ۳ = ۷$  بنتی ہے۔ قہات کے قبیلے سے چار بیٹے تھے (۱) یریاہ (۲) امریاہ (۳) یجری (۴) یقعام (تواریخ ۱۹: ۲۳) جرّون سمیت یہ کل ۵ ہوئے۔ اور قہات کا چوتھا بیٹا عزریل تھا، اس کے تین بیٹے: (۱) یسائیل (۲) الصقن (۳) سترجی۔ انہی یسائیل اور الصقن نے بارون کے بیٹوں مذہب اور ایہود کی لاشوں کو موسیٰ کے حکم سے شکرگاہ سے باہر پھینکا تھا (اجار ۱۰: ۱۵) خروج ۶: ۲۲ لہذا ستر سے خروج کے وقت اگر عزریل کو زندہ تسلیم کر لیا جائے تو تعداد  $۱ + ۳ = ۴$  بنتی ہے، اس طرح کل بنی قہات کی تعداد = بنی ۱۰ + بنی اضہار + بنی جرّون ۵ + بنی عزریل ۴ = ۲۹ جائیں بنتی ہیں۔

لیکن بائبل مقدس میں بنی قہات کی تعداد ۸۶۰۰ درج ہے (گنتی ۳: ۱۸) یہی حال قہات کے دونوں جانیوں جیرسون اور مراری کی اولاد کا ہے، مثلاً جیرسون کے دو بیٹے (۱) لبنی (۲) سمعی تھے، (خروج ۶: ۱۷) امی لبنی کو ۱- تواریخ ۲۲: ۷ اور ۲۱: ۲۶ میں عدنان کہا گیا ہے (قاموس الکتب ص ۸۵) لبنی یا عدنان کے تین بیٹے (۱) مراری (۲) زیتام (۳) یوایل۔ اور سمعی کے بھی تین بیٹے تھے (۱) سلومیت (۲) جزی ایل (۳) ہاران (۱- تواریخ ۲۲: ۷) جیرسون سمیت کل تعداد  $۱ + ۳ + ۳ + ۳ = ۹$  بنتی ہے۔ جبکہ بائبل مقدس ذرا بتاتی ہے کہ تعداد ۷۰۰ ہے (گنتی ۳: ۲۲) قہات کے دوسرے بھائی مراری کا حال بھی سن لیں، مراری کے دو بیٹے محلی اور موشی تھے (خروج ۶: ۱۹) محلی کے دو بیٹے (۱) الیعزر (۲) قیس تھے (۱- تواریخ ۲۲: ۲۱) الیعزر بے اولاد مرا (ایضاً) قیس کا صرف ایک بیٹا یرمئیل تھا (۱- تواریخ ۲۲: ۲۹) جبکہ موشی کے تین بیٹے (۱) محلی (۲) عیدر (۳) یرمئیل تھے (۱- تواریخ ۲۲: ۳۰، ۲۳: ۲۳) یوں مراری سمیت کل تعداد بنی مراری کی  $۱ + ۳ + ۱ + ۲ + ۳ = ۹$  بنتی ہے۔ لیکن ہولی بائبل کہتی ہے کہ بنی مراری ۶۲۰۰ تھے (گنتی ۳: ۳۲) بائبل کا بیان ہے کہ کل بنی لاوی ۲۲۰۰۰ تھے، جبکہ ہماری تحقیق جو بائبل کی روشنی میں کی گئی، بنی لاوی کی کل تعداد = بنی قہات ۲۹ + بنی جیرسون ۹ + بنی مراری

۹ = ۴۳ بنتی ہے — کہاں بائیس ہزار اور کہاں صرف چوبیس؟  
 آخر میں بنی اسرائیل کی تعداد سے متعلق حضرت داؤد علیہ السلام کا وہ قول نقل کر رہا ہوں جو  
 کہ آپ زر سے لکھنے کے قابل ہے، آپ فرماتے ہیں :  
 ”اُس وقت تم شمار میں تھوڑے تھے، بلکہ بہت ہی تھوڑے اور ملک میں  
 پردیسی تھے۔ وہ ایک قوم سے دوسری قوم میں اور ایک مملکت سے دوسری  
 مملکت میں پھرتے رہے“ (اتوار: ۱۲ : ۲۰ و ۱۹)  
 کلام الہی نے یہی ان کا قبیل نعدا دہونا بیان فرمایا ہے۔ (الشعراء: ۵۲ تا ۵۴)

جناب حافظ محمد اسلم شاہد روی

اجارا جامعہ

## طلبائے جامعہ کے درمیان ماہانہ علمی تقریری مقابلہ

دینی دنیادی علوم کی میٹاری درسگاہ جامعہ علوم اتریبہ جہلم میں گذشتہ دنوں طلباء  
 کے مابین ماہانہ علمی تقریری مقابلہ ”عبد اللہ بن سبأ اور اُس کی فقہ سازیاں“ کے موضوع  
 پر منعقد ہوا۔

منصفین کے فرائض جامعہ کے مدرسین حافظ عبد الرحیم صاحب، حافظ محمد افضل صاحب  
 صاحب اور مولانا محمد عبد اللہ صاحب نے انجام دیے۔ جامعہ کی تمام کلاسوں کے طلباء  
 نے بڑی محنت اور ذوق، شوق کے ساتھ مقابلہ میں حصہ لیا اور ہر ایک نے مقدور بھر  
 اپنے موضوع کو نبھانے کی بھرپور کوشش کی۔ منصفین کے متفقہ فیصلہ کے مطابق

- |  |   |                      |
|--|---|----------------------|
| حافظ وسیم احمد (سادسہ) اور                           | [ | نے مشترکہ طور پر اول |
| منیر احمد وقار (سادسہ) -                             |   |                      |
| فیض احمد بھٹی (اولیٰ) اور                            | [ | نے مشترکہ طور پر دوم |
| الطاف الرحمن (سادسہ)                                 |   |                      |
| حافظ سیف اللہ (خامسہ) نے سوم                         |   |                      |
| اور عبد المنان راسخ (خامسہ) نے چہارم پوزیشن حاصل کی۔ |   |                      |
| یہ پروگرام دُعا کے خیر پر اختتام پذیر ہوا۔           |   |                      |